2425-ختنہ کرنے کی مصلحت اور فوائد اس کی درد سے زیادہ مفید ہے

سوال

کیا ختنہ کرانے میں بہت زیادہ مصلحت اور فوائد پائے جاتے ہیں تا کہ میں اپنے بچے کا ختنہ کراسکوں حالانکہ ختنہ درد کا باعث ہے ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں ختنہ کرانے میں بہت مصلحت پائی جاتی ہے اور پھر اس لیے بھی کہ یہ رسولوں کی سنت ہے، اور فطرتی سنت میں بھی شامل ہے، اور اس میں مکمل صفائی اور پاکیزگی ہے، اور قضائے حاجت اور جماع کے وقت نافع اور صحیح ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ سوجن اور جلن جیسی بیماریوں سے بھی محفوظ رہا جاتا ہے، اس کے لیے علاوہ اور بھی کئی ایک فوائد ہیں جو ختنہ کرتے وقت قلیل سی درد کو بھلا دیتے ہیں، اور پھر اگر ختنہ چھوٹی عمر کیا جائے تو بڑی عمر میں ختنہ کرنے سے درد بھی کم ہوتی ہے.

اس پر مستزاد یہ کہ کئی ایک اہل علم نے تو مردوں کے لیے ختنہ کرانا واجب ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنی کتاب " المغنی " میں رقمطراز ہیں :

فصل : رہا ختنہ تو یہ مردوں کے لیے واجب ہے، اور عورتوں کے لیے ختنہ کرانا باعث عزت وتکریم ہے لیکن ان پر واجب نہیں، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے.

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

مرد کا (ختنہ کرنا) زیادہ شدید ہے، اس لیے کہ جب مرد کا ختنہ نہ کیا جائے تو عضو تناسل پر چمڑی لٹکی رہتی ہے، اور اس کے نیچے صفائی نہیں ہوتی، لیکن عورت کا معاملہ اتنا شدید نہیں بلکہ آسان ہے، ابو عبد اللہ کہتے ہیں : ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ مرد کے معاملہ میں سختی کرتے تھے، اور ان سے مروی ہے کہ ختنہ نہ کرانے والے شخص کا نہ تو حج ہے اور نہ ہی نماز.

اور حسن اس میں رخصت دیتے ہوئے کہتے ہیں : جب مرد اسلام قبول کر کے تو پھر کوئی پرواہ نہیں کہ وہ ختنہ نہ کرائے، اور ان کا کہنا ہے : سفید و سیاہ لوگ اسلام لائے لیکن ان میں سے کسی ایک کی تفتیش نہ کی گئی اور انہوں نے ختنہ نہ کرایا.

ختنہ کرانے کے وجوب کی دلیل یہ ہے کہ : ستر پوشی واجب اور فرض ہے، اور اگر ختنہ کرانا واجب اور فرض نہ ہوتا تو پھر ختنہ کرنے کی بنا پر مختون شخص کی شرمگاہ کو دیکھ کر اس حرمت کو پامال کرنا جائز نہ تھا اور اس لیے بھی کہ یہ مسلمانوں کا شعار اور ان کی علامت ہے، اس لیے یہ واجب ہے، تو یہ بھی ان کے باقی شعار کی طرح ایک شعار ہوا.

اگر کوئی بڑی عمر کا شخص اسلام قبول کرے اور اس کا ختنہ کرنے سے اس کی جان کو خطرہ محسوس ہو تو ختنہ اس سے ساقط ہو جائیگا، کیونکہ غسل اور وضوء وغیرہ بھی جان کو خوف ہونے کی شکل میں ساقط ہو جاتا ہے، تو اس کا ساقط ہونا زیادہ اولی ہے، اور اگر اسے اپنی جان کا امن ہو تو اسے ختنہ کرانا لازم ہے.

حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں :

میں نے ابو عبد اللہ سے دریافت کیا کہ اگر ذمی شخص مسلمان ہو تو آپ کی رائے کیا ہے کہ آیا وہ ختنہ کرا کر پاک ہو گا یا نہیں ؟

تو ان کا جواب تھا :

اس کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے.

میں نے کہا : اگر وہ بڑی عمر کا مرد یا بڑی عمر کی عورت ہو تو پھر؟

ان کا جواب تھا : مجھے تو یہی پسند ہے کہ وہ پاکی اختیار کرے، کیونکہ حدیث میں ہے " ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں ختنہ کرایا تھا " اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت اور دین}. الحج (78). انتہی.

اس لیے مسلمان بھائی آپ کو نصیحت ہے کہ آپ کسی ماہر اور تجربہ کار شخص سے اپنے بیٹے کا ختنہ ضرور کرائیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" پانچ کام فطرتی ہیں : ختنہ کرانا، اور زیر ناف بال مونڈنا، مونچھیں کاٹنا، اور ناخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھاڑنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5441).

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بھلائی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.